URDU PEDAGOGY-03

SEMESTER - 02

PAPER – VII

By :

MD. OWAIS

FACULTY - DEPTT. OF EDUCATION

MMHA & PU, PATNA.

विद्या ददाति विनयम

نصاب اور ہم نصابی سرگرمیاں

تمہید

مقاصد

نصاب کا مفہوم

نصاب کے اجزاء

نصاب کو تعین کرنے والے عوامل

اردو نصاب کی تدوین کے اصول

ہم نصابی سرگرمیاں: مفہوم، اہمیت وضرورت

ہم نصابی سرگرمیوں کے مختلف اقسام

اردو زبان کے فروغ میں معاون ہم نصابی سرگرمیاں

خلاصہ

اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں

سفارش کردہ کتابیں

تمہید:

تعلیمی عمل میں تین اجزاء خصوصی اہمیت کے حامل ہیں۔ مقصد کا تعین، نصاب اور طریقۂ تدریس۔ مقاصد تعلیم کا تعین ملک، سماج اور افراد کی ضروریات کو مدنظر رکھ کر کیا جاتا ہے۔ ان مقاصد کے حصول کے لئے نصاب کی تدوین کی جاتی ہے۔ کیوں کہ یہ مقاصد کے حصول کا اہم ذریعہ ہے۔ نصاب کی مناسبت سے ایک استاد طریقۂ تدریس کا انتخاب کرتا ہے جو اس نصاب کو سمجھنے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔

نصاب ایک ایسا وسیلہ ہے۔ جس کی بنیاد پر استاد اور شاگرد دونوں کو اپنے راستے کی سمت کا علم ہوتا ہے۔ استاد یہ جانتا ہے کہ اسے کیا پڑھانا ہے اور طلبا کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ انھیں کیا پڑھنا ہے۔ اس لئے ہر سطح کی تعلیم کے لئے ایک عمدہ نصاب کی ضرورت ہوتی ہے۔ عمدہ نصاب کا دارومدار اس بات پر منحصر کرتا ہے کہ نصاب کی تدوین کے وقت ہم نے تعلیم کے مقاصد کو ملحوظ خاطر رکھا ہے۔ جیسا کہ ہمیں معلوم ہے تعلیم کے مختلف سطحوں پر مقاصد الگ الگ ہوتے ہیں۔

اس کے ساتھ ساتھ طلباء کی ذہنی صلاحیت، دلچسپیاں، معلومات کی سطح، رجحانات اور ضروریات وغیرہ مختلف ہوتے ہیں۔ اس لئے تدوین نصاب کے وقت ان تمام امور کو ذہن میں رکھنا چاہیئے۔ جس کی مدد سے مناسب وموزوں نصاب کی تدوین کی جا سکے۔

شخصیت کی ہمہ جہت نشوونما کے لئے کمرۂ جماعت کے اندر اور کمرۂ جماعت کے باہر دونوں قسم کی سرگرمیوں کا ہونا لازمی ہے۔ کمرۂ جماعت کے اندر ہونے والی سرگرمیوں کو ہم نصابی سرگرمی کہتے ہیں۔ جس کی مدد سے ہم طلباء کی ذہنی نشوونما کو فروغ دیتے ہیں۔ کمرۂ جماعت کے باہر اسکولی احاطے میں ہونے والی دوسری سرگرمیوں کو جن میں کھیل کود، ادبی وثقافتی پروگرام وغیرہ شامل ہیں، ہم انھیں ہم نصابی سرگرمیاں کہتے ہیں۔ ان تمام سرگرمیوں سے طلباء کی مجموعی شخصیت کو مزید نکھار اور پروان چڑھایا جا سکتا ہے۔

اس اکائی میں ہم آپ کو نصاب کا مفہوم، نصاب کے اجزاء، نصاب کو تعین کرنے والے عوامل، اردو نصاب کی تدوین کے اصول، ہم نصابی سرگرمیوں کی اہمیت وضرورت، ہم نصابی سرگرمیوں کے مختلف اقسام اور اردو زبان کے فروغ میں معاون ہم نصابی سرگرمیوں سے متعارف کرایں گے۔

مقاصد

اس اکائی کو مکمل کر لینے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- ☆ نصاب اور ہم نصابی سرگرمیوں کا مفہوم وتعریف بیان کر سکیں۔
- ☆ نصاب اور ہم نصابی سرگرمیوں کی اہمیت وافادیت کو سمجھا سکیں۔
- ☆ نصاب کے بنیادی اجزاء کو واضح کر سکیں۔
- ☆ نصاب کو تعین کرنے والے عوامل سے واقفیت حاصل کر سکیں۔
- ☆ اردو نصاب کی تدوین کے اصول سے روشناس ہو سکیں۔
- ☆ ہم نصابی سرگرمیوں کے مختلف اقسام کی معلومات حاصل کر سکیں۔
- ☆ اردو زبان کے فروغ میں معاون ہم نصابی سرگرمیوں سے واقف ہو سکیں۔

نصاب کا مفہوم

لفظ نصاب کو انگریزی میں Curriculum کہتے ہیں جو کہ لاطینی زبان Currere سے ماخوذ ہے جس کے معنیٰ ہیں '' عمل کا راستہ '' لغوی اعتبار سے کسی منزل یا ہدف کو حاصل کرنے کے لئے جو عمل کیا جاتا ہے وہ نصاب ہے۔ زمانۂ قدیم میں گھوڑوں کی دوڑ کا مقابلہ منعقد کیا جاتا تھا اور جس راستے سے گزرتے ہوئے گھوڑے اپنی منزل تک پہنچتے تھے اس کو نصاب کہا جاتا تھا۔

اگر اس تصور کا ہم تعلیم میں اطلاق کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ تعلیمی مقاصد کے حصول میں کی جانے والی کوشش یا سرگرمی کا نام ہی نصاب ہے یا نصاب ہی ذریعہ ہم تعلیم کے مقاصد کو حاصل کرتے ہیں جو کہ مختلف سرگرمیوں پر منحصر ہوتی ہے۔ ابتدائی زمانے میں فقط اسکول یا کمرۂ جماعت میں جو مضامین طلبہ کو پڑھائے جاتے تھے وہی نصاب کہلاتے تھے اور اس کا مقصد طلبہ کی ذہنی نشوونما تھا۔ یہ نصاب کا محدود تصور تھا جس کے مطابق نصاب سے مراد یہ چند افعال ہوتے تھے۔

- ☆ اسکولوں میں پڑھائے جانے والے مختلف مضامین۔
- ☆ اسکول کا تحریری کام ودیگر مطالعاتی مواد۔
- ☆ کمرۂ جماعت میں فراہم کیا جانے والا تدریسی تجربہ۔

وقت کے ساتھ نصاب کے مفہوم میں وسعت آتی گئی اور اس کے اندر وہ تمام سرگرمیاں شامل ہوگئیں جو کمرۂ جماعت کے اندر اور باہر منعقد ہوتی تھیں اور طلبہ کی ہمہ جہت نشو ونما یعنی کہ ذہنی، جسمانی، جذباتی، اخلاقی، وروحانی وغیرہ میں معاون ومددگار ہوتی تھیں۔ غرض نصاب صرف اسکول میں معلومات دینے کا تدریسی عمل نہیں بلکہ مختلف کاموں اور تجربات کے ذریعہ جو کچھ اسکول کے اندر اور باہر بچّہ کو سکھایا جاتا ہے اپنے ساتھیوں، بزرگوں اور سماج کے دیگر افراد کے ساتھ اس کا برتاؤ اور ماحول وواقعات کو سمجھنا یہ سب کچھ نصاب کا ایک حصّہ ہے۔

نصاب کی تعریف:

مختلف ماہرین نے اپنے اپنے طور پر نصاب کی تعریف پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ جن میں کچھ اہم تعریفیں نیچے پیش کی جارہی ہیں:

البرٹی کے مطابق ۔ نصاب ان تمام سرگرمیوں کا نام ہے جو طلبہ کے لئے اسکول فراہم کرتا ہے۔

ریگن کے مطابق۔ نصاب بچّوں کے تجربات سے عبارت ہے اور یہ ایک ایسا تحریری تعلیمی منصوبہ ہے جو اسکول کے بچّوں کے لئے مرتّب کیا گیا ہو۔

کننگھم کے مطابق ۔ نصاب ایک فنکار یعنی معلّم کے ہاتھ میں ایک آلہ ہے جس کے ذریعہ وہ اپنی شئی (طالب علم) کو اپنے مقصد کے تحت بنا سکتا ہے۔ ثانوی تعلیمی کمیشن (54-1952) ۔ نصاب سے مراد محض علمی مضامین ہی نہیں جو کہ روایتی طریقوں پر مدرسوں میں پڑھائے جاتے ہیں بلکہ اسکول کے مختلف مشاغل جو کمرۂ جماعت، لائبریری، لیبارٹری، ورکشاپ، کھیل کے میدان نیز اساتذہ اور طلبہ کے درمیان پیش آنے والی غیر رسمی گفتگو کے نتیجے میں حاصل ہونے والے تجربات ہیں۔

مذکورہ بالا تعریفوں سے ہم یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ اسکول کے ذریعہ اسکول کے اندر اور باہر کی جانے والی سرگرمیوں کے ذریعہ بچوں کے کردار وعمل میں مناسب ومتوقع تبدیلیاں پیدا کرنے کی مجموعی کوششوں کا نام نصاب ہے جو طالب علم کی زندگی پر اثر ڈالتی ہیں اور اس کی متوازن شخصیت کی نشو ونما میں معاون ہوتی ہیں۔

اپنی معلومات کی جانچ:

(1) نصاب کی کوئی دو تعریفوں کی روشنی میں نصاب کے مفہوم کو واضح کیجئے؟

نصاب کے اجزاء:

نصاب کے بنیادی اجزاء درج ذیل ہیں:

1۔ مقاصد 2۔ مضامین

3۔ تعلیمی تجربات 4۔ جانچ

مقاصد: نصاب کے بنیادی اجزاء میں مقصد کو مرکزیت حاصل ہے۔ اس میں طلبہ کی عمر، دلچسپی اور رجحانات کو سامنے رکھ کر مخصوص مقاصد کے تحت نصاب کی تشکیل دیا جاتا ہے۔ یہ مقاصد طلبہ کی ذہنی، جسمانی، تعلیمی سطح کی مناسبت سے پورے کئے جاتے ہیں۔ چوں کہ مختلف سطح پر تعلیمی مقاصد ایک دوسرے الگ ہوتے ہیں اس لئے ان کا نصاب بھی مختلف ہونا چاہیئے جو اس سطح کے طلبہ اور سماج کی ضروریات عین مطابق ہوں۔

مضامین: مقاصد کے تعین کے بعد اس کی تکمیل کے لئے مختلف مضامین کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ مضامین ایسے ہونے چاہیئے جن سے طلبہ کی شخصیت کی ہمہ جہت نشو ونما ہو سکے۔ مضامین کا انتخاب کرتے وقت طلبہ کی ضروریات، دلچسپیوں کے ساتھ ساتھ سماجی ضروریات کو بھی پیش نظر رکھنا چاہیئے۔

تعلیمی تجربات: مضامین کے انتخاب کے بعد نصاب کے اجزاء میں تعلیمی تجربات ایک اہم جز ہے۔ اس میں معلم کی تدریسی اور طلبہ کی اکتسابی سرگرمیاں شامل ہوتی ہیں۔ طلبہ کو کیا اور کس طرح پڑھانا ہے۔ یہ مضامین کا انتخاب کرتے وقت ہی کر لیا جاتا ہے۔ کیوں کہ مختلف مضامین پڑھانے کے طریقۂ کا

رہبھی مختلف ہوتے ہیں۔اس لئے تدریس کے دوران مضامین کی نوعیت اور بچوں کی دلچسپی،عمراور تعلیمی سطح کا خیال رکھا جاتا ہے۔معلم کو چاہیئے کہ طلبہ میں صحت مند تبدیلیاں اور صلاحیتیں پیدا کرنے کے لئے ان کی نفسیات کے مطابق تعلیمی تجربات کا انتخاب کریں۔

جانچ: نصاب کے مقاصد کی تکمیل میں معلم اور طلبہ نے کس حدتک کامیابی حاصل کی ہے اس کا اندازہ جانچ سے کیا جاتا ہے۔جانچ ہمیشہ جاری رہنے والا عمل ہے جس کو قدر پیمائش بھی کہا جاتا ہے۔اس کے ذریعہ مقاصد مضامین،تعلیمی تجربات،درسی کتب،اکتسابی وتدریسی وسائل اور طلبہ کی کامیابی کی جانچ کی جاتی ہے۔اس عمل کے درس وتدریس کی مثبت یا منفی پہلو اجاگر ہو جاتا ہے جو مستقبل میں معلم کو اصلاح کے لئے درکار ہوتا ہے۔جانچ کے لئے مختلف آلات اور تکنیک استعمال کئے جاتے ہیں جن میں طویل جوابی سوالات،مختصر جوابی سوالات اور معروضی سوالات اہم ہیں۔

اپنی معلومات کی جانچ:

(1) نصاب کے بنیادی اجزاء کے بارے میں لکھیئے؟

نصاب کو تعین کرنے والے عوامل:

(1) سیاسی عوامل: کسی بھی ملک کے نصاب کو تعین کرنے میں اس ملک کی سیاست کا بہت ہی اہم رول ہوتا ہے۔ہر سیاسی پارٹی کے اپنے اپنے اصول ہوتے ہیں۔جو سیاسی پارٹی اقتدار میں ہوتی ہے،اس ملک کا تعلیمی نظام بھی اس کے سیاسی اصولوں سے متاثر ہوتا ہے۔مثال کے طور پر اگر کسی ملک میں شاہی حکومت ہے تو اس ملک کا تعلیمی نظام بھی شاہانہ احکام کے مرتب کردہ اصول وضوابط کے مطابق ہوگا۔اسی طرح اگر کسی ملک میں جمہوریت ہے تو اس ملک کے تعلیمی نظام پر جمہوریت کے آثار نمایاں ہوں گے۔چوں کہ ہندوستان ایک جمہوری ملک ہے۔اس لئے اس ملک کا تعلیمی نظام بھی جمہوریت کے اصولوں کے مطابق ہے۔جہاں پر انصاف،مساوات،آزادی اور بھائی چارگی کی خوشبو اس کے نصاب سے محسوس کی جاسکتی ہے۔ٹھیک اسی طرح جہاں پر سوشیلزم سیاسی اقتدار کا طریقۂ کار ہے وہاں کے تعلیمی نظام اور نصاب میں ملک وقوم کی فلاح وبہبود کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے۔بہرحال کسی بھی ملک کی تعلیمی نظام ونصاب کو متاثر کرنے میں اس ملک کی سیاست اہم کردار ادا کرتی ہے۔اور تعلیمی نظام کے متاثر ہونے کی صورت میں حصول تعلیم کے مقاصد میں تبدیلی آجاتی ہے اور ان مقاصد کی تکمیل کے لئے نصاب کو اس کے ہم آہنگ کرنا ضروری ہوتا ہے۔

(2) سماجی عوامل: جب انسانوں کا گروہ ایک ساتھ رہتا ہے،ان کے مقاصد،زندگی کے طور طریقے،سوچنے سمجھنے کا انداز گرچہ کہ مختلف چیزیں یکساں ہوتی ہیں اور تمام لوگ ایک ساتھ مل جل کر رہتے ہیں اسی اجتماعیت کو ہم سماج کا نام دیتے ہیں۔دور قدیم سے ہی انسانوں نے اپنی ضروریات کی تکمیل کے لئے ایک سماج کی تشکیل کی جو کہ ان کی ضروریات کو مختلف طریقوں سے پورا کرے۔ہم بخوبی واقف ہیں کہ ہمارے سماج میں وقت اور حالات کے مطابق مختلف قسم کی تبدیلیاں رونما ہوتی رہتی ہیں۔انسانوں کے سوچنے اور سمجھنے کا انداز تبدیل ہوتا رہتا ہے،تقاضے بدلتے رہتے ہیں، ضروریات بدلتی رہتی ہیں،کام کرنے کے طور طریقے بدلتے رہتے ہیں۔چوں کہ بطور مجموعی سماج تغیر پذیر ہے اس لئے ہمارے تعلیمی نظام اور نصاب پر بھی سماجی تبدیلی کے آثار نمایاں ہوتے ہیں۔اور اس سماج میں تبدیلی کے ساتھ ساتھ نصاب میں تبدیلی آتی رہتی ہے۔اس طرح کہا جاسکتا ہے کہ سماج نصاب کو تعین کرنے میں ایک اہم رول ادا کرتا ہے۔

(3) مذہبی عوامل: نصاب کو متاثر کرنے میں مذہب کا بڑا عمل دخل ہوتا ہے۔جیسا کہ ہمیں معلوم ہے ہندوستان ایک کثیر المذاہب ملک ہے جہاں مختلف مذاہب کے لوگ مل جل کر ایک ساتھ رہتے ہیں۔ہر مذہب کے اپنے عقائد واصول ہوتے ہیں اور اس مذہب کو ماننے والا اپنے مذہب کے عقائد واصول کے مطابق زندگی گزر بسر کرتا ہے۔جو لوگ مذہب کو مضبوطی کے ساتھ اپنے زندگی کا حصہ بناتے ہیں ان کی پوری زندگی اپنے مذہب کے

بتائے ہوئے طور طریقوں پر چلتی ہے۔ چوں کہ ہمیں معلوم ہے کہ مذہب ایک ضابطۂ حیات فرہم کرتا ہے اور یہ ضابطہ اسکے تعلیمی نظام اور نصاب پر واضح طور پر نقش ہوتا ہے۔ اس لئے ہم بآسانی کہہ سکتے ہیں کہ نصاب کو تعین کرنے میں مذہبی افکار و نظریات ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں۔

(4) جغرافیائی عوامل: ہمیں معلوم ہے کہ جغرافیائی طور پر ہمارے ملک ہندوستان میں بہت ہی زیادہ تنوع پایا جاتا ہے۔ اور یہ جغرافیائی تنوع تعلیمی نظام اور نصاب کو متاثر کرنے میں کارفرما ہوتا ہے۔ ہر علاقے کے جغرافیائی حالات مختلف ہوتے ہیں۔ ایسی صورت میں ایک ہی نصاب ہر علاقے میں یکساں طور پر مفید ثابت نہیں ہوسکتا۔ لہٰذا جغرافیائی حالات بھی نصاب کو اپنے مطابق تعین کرنے کا تقاضا کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر جو خطے زراعت پر مبنی ہیں وہاں کے نصاب میں زراعت سے متعلق مواد شامل ہوتا ہے۔ اور جو علاقے صنعت و حرفت پر محیط ہیں اس علاقے میں صنعت و حرفت پر مشتمل نصاب کو فوقیت دی جاتی ہے۔ اسی طرح سے جن خطوں میں سائنس و ٹیکنالوجی کا زیادہ استعمال ہے وہاں پر سائنس و ٹیکنالوجی کے نصاب کی زیادہ اہمیت ہے۔ ان تمام باتوں سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ کسی بھی ملک کے جغرافیائی حالات یا خطے اس ملک یا خطے کے نصاب میں اثر انداز ہوتے ہیں۔

(5) تہذیب و ثقافت: ہر ملک و قوم، ہر مذہب و ملت کا اپنا طور طریقہ ہوتا ہے۔ یہ طور طریقہ ان کے مخصوص تہذیب و تمدن، عقائد و نظریات و روایات، لباس، رسم و رواج، کھان پان اور ان کے طرز زندگی سے وابستہ ہوتا ہے۔ ان تمام چیزوں کو ہی ہم تہذیب ثقافت کا نام دیتے ہیں۔ ہمیں معلوم ہے کہ ہندوستان میں مختلف مذاہب، رنگ و نسل کے لوگ رہتے اور بستے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ مختلف زبانوں کو بھی بولتے ہیں۔ ہر مذہب کے ماننے والوں کے اپنے تہذیب و تمدن، لباس اور طور طریقے مختلف ہوتے ہیں۔ اسی طرح شمال و جنوب اور مشرق ق مغرب میں بھی رہنے والے لوگوں کے تہذیب و ثقافت ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ ان تمام قسم کے تفریق کا اثر ہمارے تعلیمی نظام اور نصاب پر بھی واضح طور پر نمایاں ہوتا ہے۔

(6) سائنس و ٹیکنالوجی: دور حاضر میں سائنس اور ٹیکنالوجی کی اہمیت سے ہر کس و ناکس واقف ہے۔ سائنس و ٹیکنالوجی نے انسانی زندگی کے ہر شعبۂ حیات کو متاثر کیا ہے۔ درس و تدریس سے لے کر صنعت و حرفت تک سائنس و ٹیکنالوجی کی مرہون منت ہے۔ سائنسی ترقی نے انسانوں کے سوچنے اور سمجھنے کے انداز کو، کام کرنے کے طور طریقے کو متاثر کیا ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ موجودہ دور سائنس کا دور ہے، تو بے جا نہ ہوگا۔ دوران تدریس اساتذہ سائنس اور ٹیکنالوجی کی مدد سے تدریسی فرائض انجام دیتے ہیں جو کہ طلباء کو مواد مضمون کو سمجھنے کا باعث بنتا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ طلباء بھی سائنس و ٹیکنالوجی کا استعمال کرتے ہوئے اپنے نصاب پر قدرت حاصل کرتے ہیں۔ اس طرح سے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی نے پورے تعلیمی نظام کا ڈھانچہ تبدیل کر کے رکھ دیا ہے۔ اور یہ تبدیلی نصاب تعلیم پر محسوس کی جاسکتی ہے۔ قدیم مواد مضمون کی جگہ جدید مواد مضمون نے لے لی ہے جو کہ سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی کا ہی نتیجہ ہے۔

(7) جدت پسندی: ہر آنے والا وقت گزشتہ کے مقابل جدیدیت کا مظہر ہوتا ہے۔ نئی چیز کی طرف طبیعت کا میلان ایک فطری امر ہے۔ یہ جدت پسندی نظام تعلیم کو متاثر کرتی ہے۔ لہٰذا نصاب کو تعین کرنے میں جدیدیت کافی اہم رول ادا کرتی ہے۔ جدت پسندی نام ہے انسان کے سوچنے اور سمجھنے کے طور طریقوں میں تبدیلی کا، جدت پسندی نام ہے کسی بھی کام کو نئے طریقے سے کرنے کا، جدت پسندی نام ہے کسی بھی مسائل کو حل کرنے کے مختلف طریقوں کو اپنانے کا، جدت پسندی نام ہے ذہنی کشادگی کا۔ اس طرح ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ جدیدیت ایک بہت ہی وسیع مفہوم ہے جس میں انسانوں کے نئے افکار و خیالات اور طور طریقوں کو شامل کیا گیا ہے۔ جس میں انسانیت کی فلاح و بہبود شامل ہوتی ہے۔ موجودہ دور کا انسان جدت پسند ثابت ہوا ہے جس نے سماج و ملک کی نئی تاریخ رقم کی ہے۔ لہٰذا جدت پسندی نصاب کو تعین کرنے میں اور اس پر اثر انداز ہونے میں نہایت ہی اہم رول ادا کرتا ہے۔

(8) معلومات کا دھماکہ: آج کے اس گلوبلائزیشن کے دور میں معلومات کا سمندر اُمڈ پڑا ہے۔ کسی بھی فن اور مضمون کے تعلق سے معلومات حاصل کرنا ہر ایک کے دسترس میں اور آسان ہو چکا ہے۔ کم وقت میں وسیع معلومات حاصل کی جاسکتی ہے اور پیچیدہ مضامین کو بھی آسانی کے ساتھ سمجھا جاسکتا ہے۔ آج کا انسان کسی بھی قسم کی معلومات کو اپنے مٹھی میں بند کئے ہوئے ہے۔ زمانۂ قدیم میں استاد معلومات کا محور سمجھا جاتا تھا جب کہ موجودہ دور میں استاد کی اہمیت تبدیل ہو چکی ہے۔ اور آج کا استاد طلباء کو تعلیم حاصل کرنے میں مددگار کی حیثیت رکھتا ہے۔ موجودہ دور میں ہر پل اور ہر گھڑی نئی نئی معلومات منظر عام پر آرہی ہے اور ہمارے علم میں اضافہ کررہی ہیں۔ بیتے ہوئے کل کا نصاب موجودہ دور کے لئے موزوں ومناسب نہیں۔ اسی طرح سے آج کا نصاب آنے والے کل کے لئے فائدہ مند نہیں ہوسکتا۔ اس طرح معلومات کے دھماکے نے نصاب کو تعین کرنے میں بڑا اہم رول ادا کیا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ:

(1) سیاسی عوامل کس طرح نصاب پر اثر انداز ہوتے ہیں؟

(2) نصاب میں جدد پسندی کا عنصر کیوں ضروری ہے اپنے خیال کا اظہار کیجئے؟

اردو نصاب کی تدوین کے اصول:

اردو نصاب کی تیاری کے وقت مندرجہ ذیل امور کو ملحوظ رکھنا چاہیئے جو اس طرح ہے:

زبان کی صحت: اردو کا نصاب اسی وقت مؤثر اور کارآمد ہوگا جب اس میں زبان کی صحت کا خیال رکھا جائے کیوں کہ زبان کی تدریس میں صحت زبان ضروری ہے۔ زبان کا سبق الفاظ کی صحت پر منحصر ہے اگر عبارت غلط اور عدم صحت کا شکار ہو تو نصاب بھی ناقص ہوگا۔ معیاری نصاب اردو کی پہچان یہی ہے کہ وہ قواعد کے لحاظ سے بہت موزوں ہو، املا کے لحاظ سے صحیح اور جملوں کے لحاظ سے مکمّل ہو۔ اگر ان چیزوں کا خیال نہیں رکھا گیا تو اردو کا نصاب غیر معیاری ہوگا۔ ہر قسم کی زبان کے نصاب میں متعلقہ زبان کی صحت ہی مقدم سمجھ جاتی ہے زبان کی صحت سے طلبہ میں خیالات کو پہت اندار میں پیش کرنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔ لہٰذا اردو کے نصا بکی تدوین میں اس بات کا خیال رکھا جائے جہ جو بھی مواد یا نفس مضمون شامل کیا جائے وہ صاف اور آسان الفاظ میں ہوں۔ ساتھ ہی ساتھ اس میں فطری انداز بھی ہو۔

ادبی قدروں کا حامل: اردو زبان میں ادبی اقدار کا ایک بڑا ذخیرہ موجود ہے اس لئے اردو کی نصاب سازی کے وقت اس بات کا خیال رکھا جائے کہ وہ ادبی خصوصیات کا حامل ہو۔ خصوصاً ثانوی جماعت کے اردو نصاب میں ادبی قدروں کو ضرور پیش نظر رکھا جائے کیوں کہ اس سطح پر طلبہ اختیاری مضامین کا انتخاب کرتے ہیں اور ان کے مخصوص رجحانات کی پرورش ہوتی ہے بعض طلبہ اردو ادب کا وسیع مطالعہ کرنے کی طرف راغب ہوتے ہیں۔ بعض میں تخلیقی صلاحیتیں پروان چڑھتی ہیں وہ کہانی، قصّے، افسنے، ڈرامے اور شعر وشاعری کی طرف رغبیت کا اظہار کرتے ہیں۔ لہٰذا اس سطح پر طلبہ ک ان تقاضوں کی تشفی اسی وقت ہوسکتی ہے جب اردو کے نصاب میں ادبی کہانی، قصّے افسانے، ڈرامے اور نظمیں وغزلیں شامل کی جائیں اس سطح پر طلبہ کو قومی زان کے ادب سے واقف کرانا ضروری ہوتا ہے۔

بتدریج اور مربوط ہو: ہر کام میں تدریج کی اہمیت مسلّمہ ہے اور جو بھی کام بتدریج اور مرحلہ وار آگے بڑھایا جائے وہ کامیابی کا ضامن ہوتا ہے۔ اردو کا نصاب بھی اسی نہج پر قائم ہو وہ بتدریج آگے بڑھے۔ سطح بہ سطح مواد میں اضافہ ہوتا جائے۔ نصاب میں معلومات شامل کی جائیں وہ طلبہ کی سابقہ معلومات سے مربوط ہوں اور ان کی ذہنی استعداد سے مطابقت رکھتی ہوں۔ ایک جماعت کے نصابی موضوعات وواقعات دوسری جماعت کے نصابی تقاضوں کی تشفی کے لئے آمادگی پیدا کرتی ہو یا دوسرے معنوں مین ایک کی بنیاد پر دوسری عمارت کی تعمیر ہو اور یہ ربط وتسلسل برابر جاری رہے تاکہ طلبہ کی صلاحیتیں بتدریج

نشو ونما پائیں۔پہلی جماعت کے نصاب میں چھوٹے چھوٹے اور آسان جملے شامل ہوں۔اسی طرح مناظر قدرت پر چھوٹی چھوٹی نظمیں شامل رکھی جائیں اس کے بعد بتدریج موضوعات بدلتے جائیں یہاں تک کہ ثانوی جماعت کے اردو نصاب میں قومی نظمیں،غزلیں،رباعیات وغیرہ شامل کی جائیں۔

نفسیاتی تقاضوں کا حامل ہو: تعلیم کے پورے نظام میں بچّوں کی نفسیات کی بڑی اہمیت ہے۔کوئی بھی نصاب اس وقت تک کامیاب نہیں کہا جاسکتا جب تک کہ اس میں بچوں کے نفسیاتی تقاضوں اور خواہشات کی آسودگی کا خیال نہ رکھا گیا ہو۔جدید تصورات میں بچّے مرکزی حیثیت رکھتے ہیں۔نصاب ان کے گرد گھومنا چاہیئے تاکہ بچّے نصاب کے پابند ہوں۔نصاب میں بچّوں کی دلچسپیوں اوخواہشات کے تحت موضوعات اور عنوانات شامل کئے جائیں تاکہ ان کی انفرادیت اور شخصیت ک ہمہ جہت نشو ونما ہو۔جیسے ابتدائی جماعتوں کے اردو نصاب میں چھوٹی چھوٹی کہانیاں،نظمیں،قصّے اور لطیفے شامل کئے جائیں جو بچّوں کے ماحول کی کتر جمانی کرتی ہوں ان سے ایک طرف بچّوں میں علمی شوق پیدا ہواور دوسری طرف ان کے کردار بھی سنور جائیں۔

قومی ومعاشرتی قدروں کا ترجمان ہو: اردو کا نصاب قومی اور معاشرتی قدروں کا حامل ہونا چاہیئے،اس میں ایسے موضوعات اور عنوانات شامل کئے جائیں جو قوم اور معاشرے کی ترجمانی کرتے ہوں۔اگر نصاب قومی اور معاشرتی قدروں سے عاری ہوگا تو بچّوں میں نہ تو قومی احساس بیدار ہوگا اور نہ سماجی شعور فروغ پائے گا۔آج کے دور میں تعلیم ایک معاشرتی علم ہے،اس سے معاشرتی قدروں کا تحفظ وابستہ ہے۔ایسی صورت میں نصاب معاشرے کا ترجمان ہونا چاہیئے۔اردو کے نصاب میں قومی بیداری اور سماجی شعور پیدا کرنے کے لئے وطن پرستی کے گیت،قومی نظمیں اور ترانے،رسم ورواج،تہوار فنون لطیفہ،ادب وثقافت کے شہ پارے اور قومی رہنماؤں کے حالات اور کارنامے وغیرہ شاملِ نصاب ہوں۔ایسے اسباق سے ہمارے بچّوں میں ایک طرف حریت وآزادی کے لئے جدوجہد کا جذبہ فروغ پائے گا دوسری طرف وہ اپنی قومی تحریکات اور سرگرمیوں سے واقف ہوں گے اور ان میں وطن کے تحفظ کا جذبہ بیدار ہوگا۔اگر اردو کے نصاب میں قومی روایات پر مبنی اسباق شامل ہوتے ہیں تو بچوں میں ملکی وقومی روایات سے محبت اور انسیت پیدا ہوگی ان میں حب الوطنی کا جذبہ بھی فروغ پائے گا۔نصاب میں ثقافتی وتمدنی قدروں شامل کرنا گویا آنے والی نسل کو ان کی تہذیب وثقافت کے ورثے سے متعارف کرانا ہے۔نصاب میں ان قدروں کی شمولیت سے نئی نسل میں نیا حوصلہ،جوش اور نئی امنگوں کی تخلیق ہوگی جس کے ذریعہ وہ ملک وقوم کی تعمیر کرسکیں گے۔

نصاب میں توازن ہو: اردو کا نصاب ہر لحاظ سے متوازن ہونا چاہیئے اور ہر قسم کے موضوعات داخل نصاب ہوں۔بچوں کی نفسیات کے مطابق دلشسپ نظمیں،قومی گیت وترانے،سبق آموز کہانیاں،قصّے،لطیفے،ثقافتی میلے،قومی رہنماؤں کے حلات اور اہم امور پر معلومات شامل ہوں۔نصاب میں ایک ہی قسم کے مضامین کو شامل کرنے سے بچّوں میں اکتاہٹ اور بے زارگی پیدا ہوگی جس کی وجہ سے وہ اکتساب میں دلچسپی نہیں لیں گے۔مثلاً درسی کتب صرف نثر ہی نثر کے اسباق نہیں ہونیت چاہیئے۔بلکہ اس کے ساتھ نظمیں،قواعد،اور عملی کام بھی شامل ہو۔ایک کمرۂ جماعت میں ذہانت کے اعتبار سے عموماً تین قسم کے بچّے ہوتے ہیں۔ادنیٰ،اوسط اور اعلیٰ،نصاب سازی کے وقت اس اصول کو ملحوظ رکھا جائے کہ نصاب کے اندر کچھ اسباق آسان ہوں کچھ اوسط او کچھ مشکل تاکہ تینوں قسوم کے طلبہ اپنی ذہنی قابلیت کے اعتبار سے فائدہ اٹھائیں اور ان کی شخصیت کا متوازن نشو ونما ہوسکے۔

حرکی اور عملی قدروں کا حامل ہو: طلبہ کو فعال اور متحرک رکھنے کے لئے نصاب میں ایسی سرگرمیاں شامل کی جائیں جن سے ان کی عملی قوتیں فروغ پائیں۔ان کو عمل اور تجربات کے مواقع فراہم کئے جائیں۔مضمون نویسی کے لئے سیر سیاحت کرائی جائے کہ وہ مشاہدات کو تحریری صورت دے سکیں۔کتابی مواد عملی قدروں سے مربوط کیا جائے۔تحریر کے لئے مشق دی جائے۔تخلیقی قوتوں کی نشو ونما کے لئے ان کو انشاء خطوط،کہانیاں اور قصّے لکھنے کو دئے جائیں۔ادبی و ڈرامائی انجمنیں قائم کی جائیں۔وقتاً فوقتاً بیت بازی،شعر شاعری،بحث ومباحثہ اور مذاکرات کی محفلیں منعقد کی جائیں۔

اگر مذکورہ بالا اصولوں کو مدنظر رکھ کر اردو نصاب کی تدوین کی گئی تو اس کے نتائج بہت ہی مفید برآور ہوسکتے ہیں اس سے طلبہ میں اچھا ادبی ذوق پیدا ہوگا اور ان کی تعلیم وتدریس بھی خوشگوار ہوگی۔

اپنی معلومات کی جانچ:

(1) اُردو زبان کے نصاب کی تدوین کے دوران کون سے اُصولوں کو مدنظر رکھیں؟

ہم نصابی سرگرمیاں: مفہوم، اہمیت وضرورت

ایسی سرگرمیاں جو کمرۂ جماعت کی درس وتدریس کے ساتھ ساتھ طلبہ کی ہمہ جہت نشوونما میں معاون ومددگار ہوں۔ مثلاً، کھیل کود، بزم ادب، بحث ومباحثہ وغیرہ ہم نصابی سرگرمیں کہلاتی ہیں۔ زمانہ قدیم میں تعلیم کا مقصد انسان کی ذہنی نشوونما تھا۔ اس مقصد کے حصول کے لئے کتاب شکل میں نصاب موجود تھا۔ وقتکے ساتھ ساتھ تعلیم کے مقاصد میں تبدیلی آتی گئی۔ جو کہ نصاب میں بھی تبدیلی کی ضامن بنی۔ موجودہ دور میں تعلیم کا مقصد انسان کی شخصیت کا ہمہ جہت نشوونما ہے جو کہ اس کے جسمانی، ذہنی جذباتی، سماجی، اخلاقی واقداری پہلوؤں پر مشتمل ہے۔ اس لحاظ سے وہ تمام مشاغل جو طالب علم کی مختلف جہتوں میں فروغ دیں انھیں نصابکا ایک حصّہ مانا جانے لگا ہے۔ تعلیم کے مقاصد کی حصولیابی میں مختلف قسم کے ہم نصابی سرگرمیوں کا منعقد کرنا لازمی ہے۔

ہم نصابی سرگرمیوں کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگاسکتے ہیں کہ ایک جگہ ثانوی تعلیمی کمیشن (53-1952) نے اس کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے اس طرح کہا ہے'' یہ سرگرمیاں اتنی ہی نصاب کا جزو لاینفک ہیں جتنا کہ نصابی سرگرمیاں۔ اسی لئے انھیں مناسب طور پر منظّم کرنے کے لئے اتنی ہی فکر اور احتیاط کی جانی چاہیئے۔ اگر ان کا انعقاد مناسب طور پر کیا جائے تو وہ طلبہ میں قابلِ قدر رویوں اور صلاحیتوں کو فروغ دیں گی۔''

اپنی معلومات کی جانچ:

(1) ہم نصابی سرگرمیوں کے مفہوم کو واضح کیجئے؟

ہم نصابی سرگرمیوں کے مختلف اقسام:

ہم نصابی سرگرمیوں کے اقسام حسب ذیل ہیں:

(1) بزم ادب: بزم ادب کا مقصد اسکول میں ادبی ماحول پیدا کرنا ہوتا ہے تا کہ طلباء میں ادبی لیاقت وصلاحیت پیدا ہو۔ اس بزم میں طلباء اپنے لکھے ہوئے مضامین، افسانے، ڈرامے، غزلیں، نظمیں اور کہانیاں وغیرہ پڑھ سکتے ہیں۔ کبھی کسی نامور ادیب یا شاعر کا کلام بھی تبصرہ کے لئے پیش کیا جاتا ہے۔ اس سے طلباء میں اردو بولنے کی مشق ہوتی ہے۔ بزم ادب کو مفید بنانے کے لئے ماہر اساتذہ کی رہنمائی ضروری ہے۔

(2) بحث ومباحثہ: کسی موضوع کے تحت اس کے مختلف پہلوؤں پر ایک سے زیادہ فریق کے درمیان ایک ہی نشست میں ہونے والی گفتگو کو بحث ومباحثہ کہتے ہیں۔ اس سے طرز بیان وطرز گفتگو کی مشق ہوتی ہے اور تحریری وتقریری صلاحیتوں میں ترقی کے مواقع ملتے ہیں۔ کسی بھی مضمون کے پیچیدہ مسائل کو حل کرنے کے لئے بحث ومباحثہ بہت مفید ومعاون ہوتا ہے۔ اپنی بات کو مدلل منطقی انداز سے پیش کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ مباحثہ میں وقت کا تعین بھی ضروری ہوتا ہے۔ بحث مباحثہ کے دوران اساتذہ یا کسی ادبی شخصیت کا موجود ہونا ضروری ہوتا ہے تا کہ پوری بحث کو سماعت کرنے کے بعد مختلف خیالوں کا تجزیہ کر کے کوئی فیصلہ سامنے آسکے اور دوران بحث ہونے والی غلطیوں کی نشاندہی ہو سکے۔

(3) ادبی مقابلے: زبان وادب کی ترقی کے لئے انجام دی جانے والی سرگرمیاں اس میں شامل ہیں۔ اس کے تحت شاعری، انشاء پردازی، مضمون نگاری، قصے کہانیاں، نظم خوانی تحریری وتقریری مقابلوں کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ ان مقابلوں سے طلباء ایک نیا جوش پیدا ہوتا ہے اور ان کے سیکھنے کی خواہش پروان چڑھتی ہے۔

(4) ثقافتی پروگرام: اسکولوں اور کالجوں میں منعقد ہونے والے ثقافتی پروگراموں میں رقص وموسیقی، غزل گوئی اور نظم خوانی وغیرہ بہت ہی اہمیت کی

حامل ہیں۔اس میں سماج،سماجی رسم وروایات اورتہذیب کی عکاسی ہوتی ہے۔مختلف قسم کے مظاہروں سے ہم آہنگ یہ ثقافتی پروگرام طلباء کے لئے دلچسپی کا باعث ہوتا ہے۔ثقافتی پروگرام کی مدد سے طلباء کے اندر موجود جمالیاتی پہلوؤں کو اجاگر کرنے کا موقع ملتا ہے۔

(5) کھیل کود: شخصیت کے مختلف پہلو ہوتے ہیں۔جن میں جسمانی صحت ایک اہم پہلو ہے۔تعلیم کا مقصد طلباء کی شخصیت کی ہمہ جہت ترقی ونشو ونما کرنا ہے۔کمرۂ جماعت کے اندر جہاں طلباء کی ذہنی نشو ونما پروان چڑھتی ہے وہیں کھیل کے میدان میں طلباء کی جسمانی نشو ونما کو جلا ملتی ہے۔کھیل کود کی مدد سے طلباء چاق وچوبند رہتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ ذہن ودماغ میں بھی تیزی آتی ہے۔اسی لئے تو کہا جاتا ہے ایک تندرست جسم ہی میں ایک تندرست دماغ پرورش پاتا ہے۔

(6) ڈرامہ اور ایکٹنگ: کسی کہانی کو اداکاری کے ذریعہ پیش کرنے کا نام ڈرامہ ہے۔فطری طور پر بچوں میں کہانیاں سننے کی خواہش ہوتی ہے۔کہانی سننے پر بچے خوش ہوتے ہیں۔کہانی یا نظم اداکاری کے ساتھ پڑھانے پر اس کہانی یا نظم سے بچے بخوبی واقف ہوتے ہیں اور وہ اچھی طرح ذہن نشیں ہوجاتی ہے۔ڈرامہ زبان کا صحیح اور پر اثر استعمال سکھاتا ہے۔اس کے ذریعے طلباء کو الفاظ اور جملوں کے معانی ومفہوم کو سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے اور زبان وادب پر انھیں عبور حاصل ہوتا ہے۔

(7) مشاعرہ: مشاعرہ کو عوام وخواص دونوں میں یکساں مقبولیت حاصل ہے۔مشاعرہ کے ذریعہ طلباء میں ادبی ذوق پیدا ہوتا ہے،فکری پرواز بلند ہوتی ہے،اشعار کو سمجھنے اور مافی الضمیر کے اظہار کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے،درست لب ولہجہ اور صحیح تلفظ سے واقفیت ہوتی ہے۔اور ساتھ ہی ساتھ محاورے،تشبیہات واستعارات کا استعمال اور ذخیرۂ الفاظ میں اضافہ ہوتا ہے۔مشاعرہ ایسے اساتذہ کی نگرانی میں ہونا چاہیئے جو شعر وشاعری کے فن سے واقف ہوتا کہ بروقت طلباء کی اصلاح بھی ہوسکے اور شاعری کی باریکیوں سے واقفیت بھی ہوسکے۔لہٰذا ہم کہہ سکتے ہیں کہ مشاعرہ طلباء کے اذہان وتخیلات کو وسیع کرنے،زبان وادب کو سیکھنے اور طرز گفتگو کو بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

(8) ادبی نمائش: نمائش کے ذریعہ نمائشی اشیاء کے متعلق لوگوں کو معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ادب نمائش طلباء میں کتابوں سے دلچسپی پیدا کرتا ہے۔ادبی نمائش میں کتابیں،لغات،جریدے،قلمی نسخے،اخبارات اور علمی ومعلوماتی پوسٹر شامل ہوتی ہیں۔ان چیزوں کا مشاہدہ کرنے سے طلباء میں ادبی ذوق پیدا ہوتا ہے۔

(9) خطابت اور خوش خوانی: کہا جاتا ہے کہ جب تک انسان بولتا نہیں اس وقت تک اس کے اندر چھپی ہوئی صلاحیت کا اندازہ نہیں ہوتا۔خوش خوانی اور خطابت کے ذریعہ اساتذہ کو طلباء کی صلاحیتوں اور دلچسپیوں کا علم ہوتا ہے۔کوئی نظم،غزل،نعت یا کسی اور اصناف سخن سے خوش خوانی کی جاتی ہے۔خوش خوانی کے علاوہ خطابت کے ذریعہ بھی اندرونی صلاحیتوں کا اظہار ہوتا ہے۔مضامین،مقالہ،نثر یا ڈرامہ کے ڈائیلاگ پڑھنا خطابت میں شامل ہے۔خوش خوانی وخطابت جہاں ایک طرف جھجک،شرم اور ڈر کا خاتمہ ہوتا ہے وہیں دوسری طرف الفاظ کی درستگی،ادائیگی کا طریقہ اور جملوں کے اتار چڑھاؤ سے واقفیت ہوتی ہے۔

(10) بلیٹن بورڈ: یہ بورڈ اسکول میں ایسی جگہ آویزاں کیا جاتا ہے جہاں ہر ایک کی نظر پہونچتی ہے۔اخبارات ہر کوئی نہیں خرید سکتا۔اور ہر کسی کے پاس پورا اخبار مطالعہ کرنے کی فرصت بھی نہیں ہوتی۔اس لئے اخبار سے منتخب خبریں،تحقیقاتی مضامین،ادبی مراسلات وغیرہ تراش کر اس بورڈ پر چسپاں کردیا جاتا ہے تاکہ اخبار کا مطالعہ نہ کرنے والا بھی معلومات سے بہرہ ور ہوسکے۔اس طرح اس بورڈ کے ذریعہ کم وقت میں اہم اور معلوماتی خبریں،ادبی مضامین وغیرہ پڑھنے کا ہر کسی کو موقع فراہم ہوجاتا ہے۔

(11) مجموعہ ومرقع: کتابوں سے،اساتذہ کی تقاریر سے،جرائد،میگزین وغیرہ سے پسندیدہ اشعار،نادر ونایاب نظمیں،غزلیں،قطعات،قصیدے وغیرہ کو

جمع کرنے کا نام مجموعہ ہے۔مضمون نویسی اور تقریر کے وقت طلباء کو یہ چیزیں بہت تقویت فراہم کرتی ہیں ۔اسی طرح مختلف تصاویر،تفریح کے اوقات میں تاریخی مقامات کی تصویریں جمع کرنے کا نام مرقع ہے۔قدرتی مناظر کی تصویریں بھی انشاء پردازی کے وقت مددگار ثابت ہوتی ہیں۔

(12) ڈرائنگ اور پینٹنگ: طلباء کے اندر تخلیقیت کو فروغ دینے میں ڈرائنگ اور پینٹنگ بہت مددگار ثابت ہوتے ہیں۔یہ ایسا وسیلہ ہے جس کی مدد سے طلباء اپنے احساسات،خیالات،جذبات اور تفکرات کو ڈرائنگ اور پینٹنگ کی مدد سے پیش کرتے ہیں۔جو باتیں ہم تحریر وتقریر سے نہیں پیش کر سکتے وہ باتیں ڈرائنگ اور پینٹنگ کی مدد سے عمدہ طریقے سے پیش کر سکتے ہیں۔

(13) اسکول اور کلاس میگزین: طلباء میں تحریری صلاحیت کو فروغ دینے اور ان میں تحریر سے وابستگی پیدا کرنے کے لئے اسکول اور کلاس میگزین بہت ہی اہمیت کے حامل ہیں۔طلباء اپنی معلومات،فہم اور تجربات کو قرطاس وقلم کی مدد سے دوسروں تک پہونچا سکتے ہیں۔جب طلباء مختلف عنوانات پر مضامین لکھتے ہیں تو ان کے اندر انشاء پردازی کی صلاحیت پروان چڑھتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ کسی بھی شئی کو مختلف زاویوں سے پرکھنے کا رجحان پیدا ہوتا ہے۔جب طلباء کے اندر تحریری صلاحیت فروغ پا جاتی ہے تو کسی اخبار،جریدہ،میگزین،تحقیقی رسالے وغیرہ کا مدیر بھی بن سکتا ہے۔

(14) بیت بازی: بیت بازی طلباء کے اندر کسی بھی چیز کو یاد کرنے کی صلاحیت کو پروان چڑھانے میں بہت مددگار ثابت ہوتی ہے۔بیت بازی ایک ایسا ادبی مقابلہ ہے جس میں طلباء اشعار سناتے ہیں۔بیت بازی کے لئے طلباء کو دو گروہ میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ایک گروہ کسی شعر کو سناتا ہے تو اس شعر کے آخری حرف سے شروع ہونے والا شعر دوسرا گروہ سناتا ہے۔بیت بازی سے طلباء کے ذخیرۂ الفاظ میں اضافہ ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ قوت یادداشت بھی پروان چڑھتی ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ:

(1) اسکول اور کلاس میگزین پر نوٹ لکھیئے؟

(2) مشاعرہ کا انعقاد طلبا میں کونسی صلاحتوں کو پروان چڑھاتا ہے؟

اردو زبان کے فروغ میں معاون ہم نصابی سرگرمیاں:

تعلیمی ادارے کے اندر بعض ایسے مشاغل کا اہتمام کیا جاتا ہے جو تدریس کو مؤثر بنانے میں بہت مدگار ثابت ہوتے ہیں۔ان مشاغل کی مدد سے اسکول اور سماج کے درمیان رابطہ قائم ہوتا ہے اور ان مشاغل کے قیام سے مدرسے کے اندر ایسی فضا تیار ہو جاتی ہے جو شعر وادب سے دلچسپی پیدا کرنے میں بہت معاون ہوتی ہے۔ان مشاغل میں شرکت کرنے کی وجہ سے طلبہ کو مہذّب اور شائستہ گفتگو کا سلیقہ سیکھنے کا موقع ملتا ہے اور ان کے اندر ادبی رجحانات نشوونما پاتے ہیں۔انھیں ادبی تحریکات سے واقفیت پیدا ہو جاتی ہے۔غرض طلبہ کے ذوق سلیم کی آبیاری کے لئے یہ مشاغل بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔ذیل میں بعض ایسے مشاغل کا ذکر کیا جا رہا ہے جو مذکورہ بالا مقاصد کے حصول کے لئے بہت کارگر ثابت ہو سکتے ہیں۔

انجمن مباحثہ: اردو کی ہم نصابی سرگرمیوں میں انجمن مباحثہ کا ایک اہم مقام ہے۔اس لئے کہ انجمن کے جلسوں میں طلبہ کو اس بات کا موقع ملتا ہے کہ وہ بغیر کسی جھجھک کے آزادانہ طور پر اپنے خیالات کا اظہار کر سکیں۔تقریر سے تحریر کا بہت گہرا تعلق ہوتا ہے۔اس لئے اس موقع سے فائدہ اٹھا کر طالب علموں کی تحریری صلاحیتوں کو فروغ دیا جا سکتا ہے۔

انجمن مباحثہ کی تنظیم اگر طلبہ کے ہاتھ میں ہو اور وہ خود اپنے عہدیداروں کا انتخاب کر سکیں تو زیادہ مناسب ہوگا۔اس سے دوطرفہ فائدہ ہوگا۔ایک طرف تو اسکے ذریعہ اس کام میں طلبہ کا فعال اشتراک ہوگا اور دوسری جانب انتخابی عمل میں اظہار اور تبادلۂ خیال کا پورا موقع ملے گا۔اسی کے ساتھ ساتھ طلبہ کے

اندر ذمّہ داری کا احساس اور خود اعتمادی پیدا ہوگی۔ مباحثہ کے جلسے پابندی کے ساتھ منعقد ہونے چاہیئے۔ جلسوں کی تعداد، جگہ اور وقت کا تعین، مدرسے اساتذہ اور طلبہ کی سہولتوں کے پیش نظر ہونا چاہیئے۔ جلسے کا اعلان ہفتے دو ہفتے پہلے کر دینا چاہیئے تا کہ طلبہ خاطر خواہ تیاری کر سکیں۔

مباحثے کے موضوعات کا انتخاب کرنے میں بہت احتیاط سے کام لینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے کہ اگر موضوع طلبہ کی دلچسپی کا باعث نہ بنے تو مقصد فوت ہو جائے گا۔ لہٰذا مباحثے کے لئے ایسے موضوعات کا انتخاب کرنا چاہیئے جن پر طالب علم اظہار خیال کرنا پسند کرتے ہوں۔ اس سلسلے میں استاد کی رہنمائی بہت ضروری ہے۔

ادبی رسالہ: پہلے ذکر کیا جا چکا ہے کہ تحریر کا تقریر سے گہرا رشتہ ہے۔ اسی اصول کے پیش نظر مدرسے کے اندر ادبی رسالے کا قیام عمل میں لایا جا سکتا ہے۔ اسکے ذریعے تخلیقی انشاء کے بہتر مواقع طالب علموں کو فراہم کئے جا سکتے ہیں اور تخلیقی انشاء سے ثانوی منزل پر پہنچ کر عموماً طلبہ میں تقریر و تحریر کی اتنی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ صحت و صفائی کے ساتھ اپنے خیالات کا اظہار کر سکیں اور کسی منظری یا واقع کو اچھوتے اسلوب میں بیان کر سکیں۔ اظہار و بیان کی اس صلاحیت کو فروغ دینا مدرسے کا اہم فرض ہے۔

طلبہ سے مختلف موضوعات پر اظہار خیال کرانے کے سلسلے میں موضوع کے انتخاب کا مسئلہ بہت نازک ہوتا ہے۔ اسلئے کہ تمام موضوعات طلبہ کی دلچسپی کا باعث نہیں ہوتے۔ بعض موضوعات ایسے ہوتے ہیں جن پر اظہار خیال کرنے کے بجائے طالبعلم عملی حیثیت سے زیادہ پسند کرتے ہیں۔ اس لئے موضوعات کا انتخاب کرتے وقت طالب علم کی عمر، ماحول اور دلچسپی کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ ادبی رسالے کے قیام سے طلبہ کو عام طور پر اور اردو زبان و ادب کے طالب علموں کو خاص طور پر بہت مدد ملتی ہے۔ ان کے اندر اظہار خیال کی تحریک پیدا ہوتی ہے۔ مضمون نگاری کا رجحان پیدا ہوتا ہے اور ذوق ادب کی نشو و نما ہوتی ہے۔

مشاعرہ: ادبی و ثقافتی لحاظ سے مشاعرے بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ مشاعروں کے ذریعہ طلبہ زبان کی جاذبیت، رنگینی و دلکشی سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ اور اپنی زبان کے توسط سے شعر و ادب سے محبت کرنا سیکھتے ہیں۔ عام طور پر قصبوں اور شہروں میں مشاعرے کہوتے ہین۔ ان سے فائدہ اٹھا کر اسکولوں کے اندر بھی مشاعرے کا انعقاد کیا جا سکتا ہے۔ بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ مدرسے کے اندر ایسے اساتذہ بھی موجود ہوتے ہیں۔ جو شعر و شاعری سے شغف رکھتے ہیں۔ یہ اساتذہ اپنے طلبہ میں مشاعروں کے ذریعہ نہ صرف شعر و شاعری کا چرچا کر سکتے ہیں بلکہ ان میں بعض کو جو تخلیقی صلاحیت کے حامل ہوں، خود بھی شعر کہنے پر اُکسا سکتے ہیں۔ مشاعروں میں شرکت کر کے طلبہ حسن بیان، حسن ادا اور نشست و برخاست کے مہذّب طریقوں سے واقف ہو سکتے ہیں۔ لہٰذا اسکول کے اندر سال میں کم از کم ایک بار مشاعرہ منعقد کیا جائے تا کہ اس قسم کے ادبی جلسوں کے انتظام کرنے کی طلبہ کو عملی تربیت حاصل ہو جائے۔

بیت بازی: بزم ادب کے تحت بیت بازی کے پروگرام بھی منعقد کئے جا سکتے ہیں۔ اس پروگرام میں طلبہ بہت دلچسپی کے ساتھ شریک ہوتے ہیں اور بڑھ چڑھ کر حصّہ لیتے ہیں۔ استاد کو چاہیئے کہ بیت بازی کے پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے اچھی طرح تیاری کرائے۔ اور اس طرح طلبہ کو عمدہ اشعار منتخب کرنے، انھیں یاد کرنے اور مؤثر ڈھنگ سے سنانے کی تربیت کا موقع فراہم کرے۔

بیت بازی کا پروگرام کامیاب بنانے کے لئے ضروری ہے کہ ہفتہ بھر پہلے مدرسے کے اندر اس کا اعلان کرا دیا جائے۔ تاریخ، وقت اور جگہ کے ساتھ ساتھ ان جماعتوں کا اعلان بھی مناسب ہوتا ہے، جن کے درمیان بیت بازی کا مقابلہ کرانا مقصود ہو۔ بیت بازی کے پروگرام کو چلانے کے لئے اساتذہ میں سے کسی ایسے استاد کو جج مقرّر کرنا چاہیئے جو اشعار کے انتخاب اور طرزِ ادا کو پرکھنے پر قدرت رکھتا ہو۔

ڈرامے: کمرۂ جماعت کے باہر جن مشاغل کے اہتمام کا مشورہ دیا جاتا ہے ان میں تعلیمی اعتبار سے ڈرامے بہت مفید اور کارآمد ثابت ہوتے ہیں۔ اس لئے کہ ڈراموں کے ذریعہ طلبہ کو مکالموں کی ادائیگی کا عملی تجربہ حاصل ہوتا ہے۔ استاد ایسے ڈرامے منعقد کرنے میں پیش رفت کرے جن کے واقعات

اورافراد سے طلبہ دلچسپی محسوس کرسکیں۔ڈرامے میں حصّہ لینےاورادا کاری کرنے سے بہت سے مفید اثرات مرتّب ہوتے ہیں۔خاص طور سے رول کا انتخاب کرتے وقت طلبہ کے اندر غور وفکر اور شعوری طور پر یہ تمیز کرنے کی صلاحیت پیدا ہوجاتی ہے کہ ڈرامے کے افراد کی شخصیت کے پیش نظر کس طالب علم کے لئے کون سا کردار مناسب ہوگا۔پھر مناظر،لباس اور دیگر تفصیلات

پر تبادلۂ خیال کرنے سے نہ صرف طلبہ کی معلومات میں اضافہ ہوگا، بلکہ ان کے اندر عمل کا جوش بھی پیدا ہوگا جو مسرّت کا سرچشمہ ہے۔

ڈرامے کے ذریعہ طالب علموں کو مکالموں کے طرز پر الفاظ اور جملوں کی ادائیگی کا فن سکھایا جاسکتا ہے اور طلبہ کو اس باتکی تربیت دی جاسکتی ہے کہ لب ولہجہ کی تبدیلی اور آوازوں کے زیر وبم سے مکالموں میں کس طرح جان ڈالی جاسکتی ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ:

(1) ادبی رسالہ کی اہمیت وافادیت واضح کیجئے؟

(2) بیت بازی سے کیا مراد ہے؟

خلاصہ

☆ کسی منزل یا ہدف کو حاصل کرنے کے لئے جو عمل کیا جاتا ہے اس کو نصاب کہتے ہیں۔تعلیمی میدان میں تعلیمی مقاصد کے حصول میں کی جانے والی کوشش یا سرگرمی کا نام نصاب ہے جو کہ مختلف سرگرمیوں پر منحصر ہوتی ہے۔

☆ نصاب کے بنیادی اجزاء مقاصد،مضامین،تعلیمی تجربات اور جانچ ہیں۔ان اجزاء پر ہی نصاب کی تکمیل ہوتی ہے۔

☆ نصاب کو تعین کرنے والے مختلف عوامل ہوتے ہیں۔یہ عوامل نصاب کی تعیین میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔

☆ اردو نصاب کی تدوین کے کچھ اصول ہیں۔نصاب کو مؤثر اور کارآمد بنانے کے لئے ان اصول کی پابندی اور ان کا لحاظ رکھنا بہت ضروری ہے۔

☆ ایسی سرگرمیاں جو کمرۂ جماعت کی درس وتدریس کے ساتھ ساتھ طلبہ کی ہمہ جہت نشوونما میں معاون ومددگار ہوتی ہیں جیسے کھیل کود، بزم ادب، بحث ومباحثہ وغیرہ تو ایسی سرگرمیوں کو ہم نصابی سرگرمیاں کہتے ہیں۔

☆ ہم نصابی سرگرمیوں کے مختلف اقسام ہیں۔یہ سارے اقسام طلباء کی شخصیت سازی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

☆ کچھ ہم نصابی سرگرمیاں ایسی ہیں کہ جن پر عمل آوری کی وجہ سے طلباء کے اندر ادبی رجحانات نشوونما پاتے ہیں۔اور انہیں مہذّب اور شائستہ گفتگو کا سلیقہ سیکھنے کا موقع ملتا ہے۔

اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں

طویل جوابی سوالات:

1۔ نصاب کے بنیادی اجزاء کو تفصیل کے ساتھ بیان کیجئے۔

2۔ ہم نصابی سرگرمیوں کے مختلف اقسام کی وضاحت کیجئے۔

3۔ اردو زبان کے فروغ میں کون کون سی ہم نصابی سرگرمیاں معاون ہوسکتی ہیں؟ قلمبند کیجئے۔

4۔ اردو نصاب کی تدوین میں کن اصولوں کو ملحوظ خاطر رکھنا چاہیئے؟

5۔ نصاب کو تعین کرنے والے مختلف عوامل کو تفصیل کے ساتھ بیان کیجئے۔

مختصر جوابی سوالات:

1۔ نصاب کے مفہوم کو تعریفوں کی مدد سے واضح کیجئے۔

2۔ ہم نصابی سرگرمیوں کی اہمیت وافادیت پر روشنی ڈالیئے۔

3۔ بیت بازی کا پروگرام منعقد کرنے سے طلباء کے اندر کن صلاحیتوں کو فروغ دیا جاسکتا ہے؟

4۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی نے نصاب پر کیا اثر ڈالا ہے؟

5۔ ہم نصابی سرگرمیوں میں کھیل کود کی کیا اہمیت ہے؟ وضاحت کیجئے۔

معروضی سوالات:

1۔ نصاب کے کل کتنے اجزاء ہوتے ہیں؟

(a) دو (b) تین

(c) چار (d) پانچ

2۔ درج ذیل میں نصاب کا دائرہ کار ہے۔

(a) کمرۂ جماعت (b) کھیل کا میدان

(c) لائبریری (d) ان میں سے سبھی

3۔ ثانوی تعلیمی کمیشن کس سال قائم کی گئی؟

(a) 1948 (b) 1952

(c) 1964 (d) 1986

4۔ درج ذیل میں کونسی سرگرمی اردو زبان کے فروغ میں سب سے زیادہ معاون ہے؟

(a) بحث ومباحثہ (b) ثقافتی پروگرام

(c) ادبی نمائش (d) بیت بازی

سفارش کردہ کتابیں

سید جلیل الدین ''طریقۂ تدریس اردو''

معین الدین ''اردو زبان کی تدریس''

احمد حسین ''تدریس اردو''

نجم السحر وصابرہ سعید ''تدریس اردو''

ڈاکٹر سلامت اللہ ''ہم کیسے پڑھائیں''

سلیم عبداللہ ''اردو کیسے پڑھائیں''